بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم
میں زیادہ پرہیزگار ہے۔(پارہ ۲۶ سورۂ حجرات، آیت ۱۳)

ہر لحظہ مؤمن کی نئی شان نئی آن — گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان
قہاری و غفاری قدوسی و جبروت — یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

اسلامی طرزِ عمل

بفیضانِ نظر

حضرت مولانا محمد بشیر فاروقی بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

مصنّف

مفتی محمد راشد القادری سلمہٗ الباری

آزاد پبلشرز
۵۶۔ اُردو بازار کراچی
AZAD PUBLISHERS
PH : 32631839,32620178
E-mail : azadpublishers@gmail.com

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جا سکتا ہے۔

کتاب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسلامی طرزِ عمل

بفیضان نظر ۔۔۔۔۔۔۔ علامہ مولانا محمد بشیر فاروقی مدظلہ العالی

مصنّف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مفتی محمد راشد قادری سلمۂ الباری

کمپوزنگ ۔۔۔۔۔۔۔۔ سید سمیر حسین

ناشر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آزاد پبلیشرز 56 اُردو بازار کراچی

AZAD PUBLISHERS

انتساب

ہم اس کتاب کو سرور دو جہاں شاہِ کون و مکاں صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں اوراس کا ثواب بالخصوص سرکار صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلم اور آپ ﷺ کی ساری امّت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امّت مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔آمین

پیش لفظ

نحمده ونصلی و نسلم علی رسوله الکریم

آج جس موضوع کے لئے قلم اٹھایا ہے یہ موضوع کوئی نیا نہیں صرف انداز و الفاظ جدا ہیں باقی یہ وہی درد ہے جس کی دوا ہر دور میں علماء کرام کرتے چلے آرہے ہیں یعنی قرآن وسنّت سے انحراف اور نمود ونمائش اور فضول آرائش وزیبائش کا اعتراف اسی کی وجہ سے لوگ سنّت نبوی ﷺ اور سلیم فطرت وسادگی اپنانے کو تیار نہیں درحقیقت یہ ایک ایسا مرض ہے جو زمانۂ جاہلیت سے لے کر آج تک ہمارے درمیان ناسور بن کر ہماری رگ و پہ میں پیوست ہو چکا ہے۔ اسی مرض کو دور کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی جا رہی ہے۔

آج مسلمانوں میں بچہ کی پیدائش سے لے کر مرنے تک مختلف موقعوں پر مختلف قسم کی جاہلانہ رسوم کا رواج جاری ہے۔ ہم اس کتاب میں رسم ورواج کا تفصیلی ذکر تو نہیں کریں گے صرف اتنا کہیں گے کہ اب تو ہمیں ہوش کے ناخن لینے چاہیے اور فضولیات کو چھوڑ کر سنّت مصطفیٰ ﷺ کا دامن تھام لینا چاہیے کیا ہمارے لئے ہمارے نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کا یہ فرمان کافی نہیں۔۔۔؟ کہ

میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں:

كِتَابُ اللّٰه وَ سُنَّةُ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ

اللہ کی کتاب (قرآن کریم) اور اپنے نبی ﷺ کی سنّت مبارک جب تک انہیں تھامے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے۔ (المستدرک للحاکم، ج ا ص ۱۷۱)

دوسری مقام پر ارشاد فرمایا:

وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

جس نے میری سنّت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں۔(یعنی وہ میری طریقے پر نہیں)۔(صحیح بخاری، ج۱۵ص۴۹۳)

کہیں فرمایا:

وَتَلزِمُوا سُنَّتِی وَسُنَّةَ الُخُلفَاءِ

میری سنّت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنّت کولازم پکڑلو۔

(جامع الاحادیث، ج۵ص۱۲۳)

کہیں فرمایا:

وَمَنُ اَحُیَا سُنَّتِی فَقَدُ اَحَبَّنِی وَمَنُ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الُجَنَّةِ

جس نے میری سنت کوزندہ کیاتواس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔(سنن ترمذی، ج۹ص۲۸۹)

مگرہم نے قرآن وسنّت کوچھوڑکرفیشن اورفضول رسومات اوربےکارخرافات کو اپنالیاہے یہ ایسی خرافات ہیں جس میں گناہوں کا بازارایساگرم ہے کہ شرم کا جنازہ نکل چکا اور بے شرمی، بے حیائی، عریانی، فحاشی اپنے عروج پر جا چکی ساتھ یہ کہ سودی قرضوں کی شرح بڑھتی گئی اورلوگ سودی قرضوں کے بوجھ تلے دب گئے مقروض ہوگئے مگرفضول رسومات میں پیسہ ضائع کرنا نہ بھولے یہی وجہ ہے کہ غریب کی بچیاں شادی کا تصوّر لئے ان فضول خرافات کی آگ میں اپنے ارمانوں کوجلاتی رہتی ہیں مگریہ آگ بجھنے کا نام نہیں لیتی کیوں......؟

کیونکہ اس آگ کوفروزاں کرنے والےاوربھڑکانے والےہم خودہیں۔

دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اسی حالت کومدّنظررکھتے ہوئے عالمِ اسلام کی مشہورومعروف روحانی شخصیت

اور سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کے بانی و مہتمم اعلیٰ حضرت علامہ مولانا محمد بشیر فاروقی قادری عطاری سیلانی دامت برکاتہم العالیہ نے مجھ سے فرمایا کہ دورِ حاضر کی مزید خرافات و جاہلانہ رسومات کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ایک ایسی کتاب لکھی جائے جس میں بچے کی ولادت سے لے کر مرنے تک کے شرعی احکام، افعال واحوال اور فضول رسومات کا قلع قمع کیا جائے۔

جس طرح آج سے تقریباً ٦٧ سال پہلے ایک کتاب حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائی وہ اپنی مثال آپ ہے ہم تو بس اِنہیں بزرگوں کے نقشِ قدم کی اتباع میں دورِ حاضر کے اعتبار سے چند باتوں کو ذکر کریں گے۔ اصل محنت تو انھیں کی ہے، ہم صرف کھڑی دیوار پر رنگ وروغن کرنے والے ہیں اصل استفادہ انہیں کی کتب سے ہے۔

اس بات کو بھی محسوس کیا گیا ہے کہ بہت سے لوگ ان شادی بیاہ کی رسموں سے بیزار تو ہیں مگر برادری کے طعنوں اور اپنی ناک کٹنے کے خوف سے جس طرح ہوسکتا ہے قرض ادھار لے کر ان جہالت کی رسموں کو پورا کرتے ہیں کوئی ایسا مرد میدان نہیں بنتا جو بلاخوف ہر ایک کے طعنے برداشت کر کے تمام رسموں پر لات مار دے اور سنت کو زندہ کر دکھا دے جو شخص سنت موکدہ کو زندہ کرے اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے کیونکہ شہید تو ایک دفعہ تلوار کا زخم کھا کر مر جاتا ہے مگر یہ اللہ کا بندہ عمر بھر لوگوں کی زبانوں کے زخم کھاتا رہتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالی کے حضور دعاء ہے کہ مولا ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اسے ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ (آمین، یارب العالمین بجاہ رسولک الرؤف الرحیم وآلہ واصحابہ اجمعین۔

عبدہ المذنب المفتقر الی رحمۃ اللہ الباری

ابوالرضا محمد راشد القادری العطاری عفی عنہ

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
01	اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کا مقام	13
02	ہماری زندگی کا مقصد	14
03	ایک ماں کو کیسا ہونا چاہیے	16
04	رب تعالیٰ کے نزدیک ماں کی اہمیت	17
05	مدت حمل میں عورت کو ملنے والا ثواب	18
06	چار عظیم لوگوں کی شان کا بیان	19
07	چار عظیم لوگوں کا ثواب صرف عورت کیلئے	24
08	دودھ کے ایک گھونٹ کے بدلے ایک جان کو زندہ کرنے کا اجر	24
09	بچہ کی پیدائش سے قبل حمل ٹھہرنے کے بعد کی احتیاطیں	24
10	شکم مادر میں ۱۵ پارے حفظ	25
11	دعاؤں کے چند بہاریں	28
12	اسقاطِ حمل کے چند اسباب	29
13	لڑکی کی پیدائش سے احتراز کے لئے ضبطِ تولید	30
14	بیٹی کی ولادت پر رنج وغم طریقۂ کفار ہے	31
15	لڑکی کی ولادت باعثِ رحمت ہے	32
16	تنگی رزق کے خوف سے بچوں کی ولادت کو روکنا حرام ہے	33
17	اولاد کے حصول کیلئے وظائف	35
18	حصولِ اولاد کے لئے مختلف وظائف	37
19	بانجھ پن کا علاج	38
20	ولادت میں آسانی کا تعویذ	39
21	زچہ بچہ کی حفاظت کے روحانی نسخے	39

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
40	بچوں کی ولادت کے وقت چند کام مستحب و مستحسن ہیں	22
41	تحنیک سنت مبارکہ ہے	23
41	اس خوشی کے موقع پر ہونے والے حرام کام	24
42	ولادت کے ساتویں دن کے اہم ترین کام	25
44	عقیقہ کے چند اہم مسائل	26
45	لڑکے کے عقیقہ کے دُعا	27
46	لڑکی کی عقیقہ کے دُعا	28
47	بچوں کے اچھے نام رکھیں جائیں	29
50	نام رکھنے سے متعلق چند شرعی مسائل	30
50	ختنہ کرنا سنت انبیاء کرام علیہم السلام ہے	31
50	ختنے کا سنت طریقہ	32
51	ماں اپنا دودھ بچوں کو صرف دو سال تک پلا سکتی ہے	33
53	بچے کیوں بگڑتے ہیں؟ غور کیجئے۔	34
53	بچوں کو سب سے پہلے کیا سکھائیں	35
53	بچوں کے سامنے بُری حرکات سے پرہیز کریں	36
53	بچوں کے سامنے اچھے کام کئے جائیں	37
53	اگر بچے نافرمان اور ضدی ہوں تو	38
54	اولاد کو فرمانبردار بنانے کے لئے وظیفہ	39
54	اولاد کو ہدایت پر لانے کے لئے	40
55	بھٹکے ہوئے کو راہِ راست پر لانے کے لئے	41
55	اولاد پر والدین کا احترام لازمی ہے	42
56	ماں کے ساتھ بھلائی کی اہمیت	43

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
44	اللہ کی خوشنودی والد کی خوشنودی میں ہے	56
45	والدین تیری جنت اور دوزخ ہیں	56
46	والدین کی طرف نظر رحمت کی برکت	57
47	والدین کے لئے استغفار کی فضیلت	57
48	نکاح بقاء انسانیت کی جان ہے	58
49	نکاح عبادت ہے	59
50	بہترین رشتے کی تلاش	59
51	نکاح میں دین کے علاوہ دیگر چیزوں کو ترجیح دینے والوں کا حال	60
52	نیک عورت بہترین مال ومتاع ہے	61
53	چار چیزوں میں دنیا وآخرت کی بھلائیاں پوشیدہ ہیں	61
54	تین قسم کے مالوں میں برکت نہیں	61
55	مالدار رشتوں کی تلاش میں جوانیوں کا گزرنا	62
56	رشتے کی تلاش کا معیار کیا ہونا چاہیئے۔۔۔۔۔؟	63
57	رشتے سے متعلق بہترین وظائف	63
58	جہیز	66
59	شہزادی کونین رضی اللہ عنہا کا جہیز مبارک	67
60	گھریلو جھگڑے کیوں ہوتے ہیں	67
61	زوجہ کو نصیحت	75
62	شوہر کو نصیحت	75
63	دو اہم باتیں	76
64	چند مسنون دعائیں	76
65	نکاح کے بعد دولہا اور دلہن کے لئے دُعا	76

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
66	شب زفاف (سہاگ رات) میں ملاقات کی دُعا	77
67	بیوی کے ساتھ صحبت کے وقت کی دُعا	78
68	وقت انزال کی دُعا	78
69	جماع کرتے وقت ان باتوں کا ضرور خیال رکھیے	79
70	شوہر کے حقوق	80
71	عورتوں کے حقوق	83
72	عورتوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی وصیت	83
73	اچھی عادت کو ملحوظِ خاطر رکھے	84
74	بہترین لوگ	84
75	زوجین غور کریں۔۔۔؟	85
76	حسنِ سلوک کی برکتیں	85
77	اچھا سلوک، مال کو بڑھانے والا ہے	86
78	میت کے احکام	86
79	چند کاموں میں تاخیر منع ہے	88
80	روح نکلنے کی علامات	89
81	کفن	90
82	کفن پہنانے کا طریقہ	91
83	جنازہ لے کر چلنے کا سنت طریقہ	92
84	نمازِ جنازہ	93
85	وہ لوگ جن کی نماز جنازہ نہیں	94
86	نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ	94
87	میت اگر بالغ ہو تو یہ دُعا پڑھیں	95

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
88	اور اگر نابالغ لڑکا ہو تو یہ پڑھیں	95
89	اور اگر نابالغ لڑکی ہو تو یہ دُعا پڑھیں	96
90	کئی جنازے جمع ہو جائیں تو	96
91	قبر میں اُتارنے کا طریقہ	96
92	قبر کو مٹی دینے کا طریقہ	97
93	بزرگانِ دین کی قبور پر گنبد بنانا جائز ہے	98
94	مزارات بنانے کا ثبوت	98
95	رب تعالیٰ کی منشاء۔۔۔۔۔	100
96	مزارات پر قبہ (گنبد) بنانے کے چند دلائل	103
97	قبروں پر پانی چھڑکنا اور پھول ڈالنا	105
98	دفن کے بعد قبر پر ٹھہرنا	107
99	قبر میں عہد نامہ رکھنا جائز ہے	108
100	قبر پر اذان دینا مستحسن (اچھا عمل) ہے	109
101	قبرستان میں کونسی باتیں ممنوع و ناجائز ہیں	110
102	تعزیت	111
103	نوحہ کرنا ناجائز ہے	111
104	زیارت قبور مستحب ہے	112
105	قبروں پر جانا شرک نہیں	113
106	سرکار ﷺ کی شہداء اُحد کے مزارات پر حاضری	114
107	عورتوں کو چاہیے کہ زیارت قبور کے لئے نہ جائیں	115
108	بامرِ مجبوری گھر سے باہر نکلنے کی شرائط	117
109	ایصالِ ثواب کی بہاریں	117

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
110	کفن پھٹ گئے	119
111	دعاؤں کی برکات	119
112	ایصال ثواب کا انتظار	120
113	دوسروں کے لئے دُعائے مغفرت کرنے کی فضیلت	120
114	اربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ	120
115	نوارنی لباس	121
116	نورانی طباق	122
117	مُردوں کی تعداد کے برابر اجر	122
118	اہل قبور سفارش کریں گے	122
119	سورۂ اخلاص کا ثواب	123
120	ام سعد رضی اللہ عنہا کے لئے کنواں	123
121	ایصال ثواب کے اٹھارہ 18 اہم ترین مسائل	124
122	ایصال ثواب کا طریقہ	128
123	ایصالِ ثواب کا مروجہ طریقہ	128
124	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فاتحہ کا طریقہ	133
125	ایصال ثواب کے لئے طریقہ دُعا	135
126	مزار پر حاضری کا طریقہ	136

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلام عَلٰی رِحۡمَۃ لِلۡعٰلِمِیۡنَ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کا مقام

ربّ تعالی کا فرمانِ عزّت نشان ہے:

وَلَقَدۡ کَرَّمۡنَا بَنِیۡۤ اٰدَمَ

اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی۔

(پارہ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۷۰)

And no doubt, We honored the children of Adam.

اس طرح کہ علم وعقل وشعور کی نعمت، بولنے، سننے، دیکھنے کی قدرت، چلنے، پکڑنے کی طاقت، پاکیزہ صورت کی حسن وزینت، معتدل قدوقامت، معاش ومعاد کی تدبیر وحکمت اور تمام چیزوں پر تسخیر کی استطاعت اور بہت سی فضیلتیں عطا فرما کر بندہ کو عزّت بخشی ہے اور پھر صرف یہی نہیں بلکہ مزید فرمایا:

وَفَضَّلۡنٰھُمۡ عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِیۡلاً

اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا۔

(پارہ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۷۰)

Andpreferred them over many of our creations.

یعنی اے ابنِ آدم تجھے اچھے بُرے کی تمیز سکھائی، پہننے اوڑھنے کا ڈھنگ سکھایا، رزق کا ذمّہ اپنے اوپر لیا، تجھے بہترین خوش ذائقہ حیوانی اور نباتاتی ہر طرح کی غذائیں خوب اچھی طرح پکی ہوئی عطا فرمائیں کیونکہ انسان کے سواء حیوانات میں پکی ہوئی غذا اور کسی کی خوراک نہیں۔

ہماری زندگی کا مقصد

یہ سب کچھ زندگی کی ضروریات ہیں مگر زندگی کا مقصود نہیں مقصود کیا ہے ربّ تعالیٰ نے خود ہی وضاحت فرمادی:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

(پارہ ۲۷، سورۂ الذّٰریٰت، آیت ۵۶)

And I have created the Jinn and the men only for this that they may worship Me.

یعنی ہماری پیدائش کا مقصد صرف ربّ تعالیٰ کی عبادت ومعرفت اور اس کی بندگی اور رضامندی ہے اصل عزّت ربّ ہی کے پاس ہے جس کا اس نے واضح اعلان فرمادیا:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ (پارہ ۲۶ سورۂ حجرات، آیت ۱۳)

معلوم ہوا کہ عزّت ، فلاح ونجات دنیا کے مال ومتاع میں نہیں بلکہ ربّ تعالیٰ اوراس کے پیارے حبیبِ کریم ﷺ کی فرمانبرداری میں ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے سادہ زندگی گزاری اور سادگی کی انتہا کردی فرمایا: سادگی ایمان کی نشانی ہے اور خود ایسی شاندار مثال قائم کی کہ سربراہِ مملکت تو کیا کسی عام انسان نے بھی ایسی مثال قائم نہ کی ہوگی کچی اینٹوں کا چھوٹا سا مکان، فرش زمین چند برتن ، ایک چادر، ایک پیراہن، ایک تہبند، ایک نعلین، ایک بستر، ایک عصا، بس یہ تھا سرورِ عالم ﷺ کا کُل اثاثہ۔

یادرکھیں۔۔۔!

آرزوں کی لگام ڈھیلی کردی جائے تو پھر وہ کہیں نہیں ٹھہرتیں، تکمیل آرزو ہر نئی آرزو کو جنم دیتی ہے نفس کو قابو میں نہ رکھا جائے تو وہ پیر پسارتا ہی رہتا ہے ایک آرزو کے بعد دوسری آرزو ایک تمنا کے بعد دوسری تمنا آرزوں کو قابو میں رکھیں کبھی پریشان نہ ہوں گے، اعمال وافعال کو شریعت کا تابع رکھیں کبھی حیران نہ ہوں گے۔

تو آیئے ! نئے عزم واستقلال کے دامن کو تھامتے ہوئے اپنے عقائد و اعمال، افعال واحوال کی اصلاح کریں اور اخلاصِ فکروعمل سے اپنی زندگی اسلام کے سنہری اصولوں کے مطابق گزارنے کا عہد کریں اور ہر وہ کام جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول کریم ﷺ کی نافرمانی ومعصیت پر مبنی ہے اُس سے سچی و پکی توبہ کریں اور نہ صرف اپنی اصلاح بلکہ اپنے نئے مولود بچے کی تربیت پہلے ہی دن سے اسلامی طریقوں پر کریں انشاء اللہ تعالی آپ اور آپ کا گھرانہ خصوصی فیوض و برکات اور

رحمتوں کی برسات کا مستحق ہوگا۔

آیئے !اب ہم اپنے اصل موضوع کی طرف چلتے ہیں جہاں سے ایک ننھا پودے کی ابتداء ہوتی ہے وہیں سے اس کی حفاظتی تدابیر شروع ہوتی ہیں اور اس پودے کا مالی کتنی کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح بھی اس ننھے پودے کو نقصان نہ پہنچے اور ہر ممکن کوشش کر کے اس کا خیال رکھتا ہے دھوپ کی شدّت، تیز ہواؤں کے تھپیڑوں، اور ساتھ ہی چرند و پرند سے حفاظت کرتا ہوا اسے ایک تناور درخت تک پہنچا دیتا ہے۔

بالکل اسی طرح جب انسان عالمِ وجود میں آنے کے لئے استقرار پاتا ہے تو اس کی بھی حفاظتی تدابیر کے ساتھ چند احتیاطی اقدامات بھی کئے جاتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

ایک ماں کو کیسا ہونا چاہیئے۔۔۔؟

خالقِ کائنات عزّ وجلّ کے فضل و کرم سے جب استقرارِ حمل کی خوشخبری ملے تو عورت کو کیا کیا احتیاطیں کرنی چاہیئے بغور پڑھیں کیونکہ زمانۂ حمل کے معاملات بچے کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتّب کرتے ہیں۔

جب تک مائیں عبادت و ریاضت کا شوق اور تلاوتِ قرآن کا ذوق رکھنے والی ہوتی تھیں تو ان کی گود میں پلنے والے بچے بھی داتا، خواجہ اور غوث ہوا کرتے تھے۔

جب تک مائیں زہد و تقویٰ والی تھیں ان کی گود میں پلنے والی اولاد بھی علم و عمل کا پیکر اور خوف خدا عزوجل کے جذبے سے سرشار ہوا کرتی تھیں۔

جب ماؤں نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول کریم ﷺ کی اطاعت کو چھوڑ دیا نمازیں ترک کرنا اپنا معمول بنالیا فیشن کو شعار اور بے پردگی کو وقار بنالیا تو

اولادیں بھی اسی رَوِش پر چل پڑیں اور نتیجتاً فحاشی، عریانی، بے راہ روی کا سیلاب شرم و حیا کو بہالے گیا۔

ربّ تعالیٰ کے نزدیک ماں کی اہمیت

قرآن کریم میں ربّ تعالیٰ ماں کی اہمیت کو الگ سے بیان فرما کر ایک عورت کو ماں بننے کی اہمیت سمجھا رہا ہے اور واضح فرما رہا ہے کہ جس ماں کی اہمیت بیان کرنے کے لئے تمہارا پروردگار تمہارا خالق و مالک الگ سے اس کے ذکر کو موضوعِ قرآن بنا رہا ہے تو پھر اس ماں بننے والی اللہ کی بندی کو کیسا ہونا چاہیے۔

چنانچہ ایک جگہ ربّ تعالیٰ ماں کی مشقت اور اس کی کمزوری کا ذکر فرمایا:

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ

اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی۔

(پارہ ۲۱، سورۂ لقمان، آیت ۱۴)

His mother bore him undergoing weakness upon weakness

دوسری جگہ اس مدّت حمل کے مصائب و آلام اور جنتے وقت کی تکالیف کا ذکر فرمایا:

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا

اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے۔ (پارہ ۲۶ سورۂ احقاف، آیت ۱۵)

His mother bore him with pain,

and gave birth to him with pain.

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پہلے دونوں (والدین) کا ذکر فرمایا پھر الگ سے صرف والدہ کا ذکر فرمایا جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ والدہ کا مرتبہ والد سے زیادہ ہے کیونکہ اولاد کے لئے ماں کی مشقت اور احسان زیادہ ہے چاہے وہ مدّت حمل میں بوجھ اٹھائے لئے پھرنے کا معاملہ ہو یا مصائبِ حمل کا، وضعِ حمل ہو یا وقتِ ولادت کا درد ہو یا اس کے بعد مدتِ رضاعت کی قربانی کا معاملہ۔

چونکہ والدہ دودھ پلانے کے لحاظ سے بچے کی نگہبانی اور اس کے بعد بچے کے آرام کا خیال کرنا، خود تر بستر پر ہونا اور بچے کو خشک بستر دے دینا، دن رات اس کی حفاظت کرنا اور اس کی تربیت کرنا یہ ساری مشقتیں والدہ برداشت کرتی ہے۔

حدیث شریف میں وقتِ ولادت فوت ہونے والی ماں کی اہمیت کو بھی بیان فرمایا:

المرأةُ تَموتُ بِجُمعٍ شَهِيدةٍ

اگر کوئی عورت ولادت کے درد کی وجہ فوت ہو جائے تو اس کو شہید قرار دیا جائے گا۔ (سنن نسائی، ج٦ ص ٣٨٧)

مدّت حمل میں عورت کو ملنے والا ثواب

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

المرأة إذا حملت كان لها أجر الصائم القائم المخبت المجاهد في سبيل الله

وإذا ضربها الطلق فلا تدری الخلائق ما لها من الأجر فإذا وضعت كان لها بكل مصة أو رضعة أجر نفس تحييها فإذا فطمت ضرب الملک علی منكبيها وقال استأنفی العمل

بے شک ایک مسلمان عورت جب اسے حمل ٹھہر جائے تو اس کے لئے روزانہ روزہ رکھنے والے، روزانہ ساری رات عبادت کرنے والے، ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع کرنے والے اور اللہ کی راہ میں کفار کے خلاف جہاد کرنے والے کے برابر اجر ہے اور جب اسے (وقتِ ولادت) درد ہوتا ہے تو مخلوق نہیں جانتی کہ اس عورت کے لئے کیا اجر ہے پس جب وضع حمل ہو جاتا ہے تو اس کے لئے بچہ کے دودھ کے ہر گھونٹ کے بدلے ایک جان کو زندہ کرنے کا اجر ہے پس جب دودھ چھڑاتی ہے تو فرشتہ اس کے کندھوں کو تھپکتا ہوا کہتا ہے کہ اب دوبارہ اپنا عمل شروع کر (یعنی پچھلے گناہوں کو ربّ کریم نے زمانۂ حمل، وضعِ حمل کے مصائب اور بچے کو دودھ پلانے کی وجہ سے معاف فرما دیا) (جامع الاحادیث، ج ۲۲ ص ۱۴۵)

چار عظیم لوگوں کی شان کا بیان

(۱) الصَّائم: یعنی روزانہ روزہ رکھنے والے

ان کی شان قرآن کریم میں اس انداز میں بیان ہوئی:۔

الصَّآىِٕمِیۡنَ وَ الصّٰٓىِٕمٰتِ

روزے والے اور روزے والیاں۔ (کہہ کر ان کو بخشش اور بڑے ثواب کی بشارت سنائی) (پارہ ۲۲ سورۂ احزاب، آیت ۳۵)

And fasting men and women,

(۲) القائم: یعنی ساری رات عبادت کرنے والے

اس سے مراد وہ مؤمن ہے جو ساری رات اللہ کی یاد میں بسر کرتا ہے اس طرح کہ کبھی نماز میں کھڑا ہو کر ربّ کی حمد و ثنا بیان کر رہا ہوتا ہے کبھی رکوع میں اپنے مولا کی تسبیح پڑھ رہا ہوتا ہے کبھی سجدے میں جا کر اس کو پکار رہا ہوتا ہے کبھی تلاوتِ قرآن وِردِ زباں ہوتی ہے، کبھی ذکر میں کبھی فکر میں ربّ غفّار کے نام کی تکرار کر رہا ہوتا ہے ان کی شان کا تو انداز ہی جداگانہ ہے ربّ کریم نے ایسوں کا ذکر کہیں یوں فرمایا:

تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا

اُن کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے۔ (پارہ ۲۱ سورۂ سجدہ، آیت ۱۶)

Their sides keep away from beds and they call upon their Lord in fear and hope .

کہیں فرمایا: نماز قائم رکھنے والے ہی حقیقت میں مؤمن ہیں:

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا

یہی سچّے مسلمان ہیں۔ (پارہ ۹ سورۂ انفال، آیت ۴)